© rasailojaraid.com

وفیات

قاضی محمد عدیل صاحب عباسی

سخت افسوس ہے کہ ۳۰ مارچ کو قاضی محمد عدیل صاحب عباسی اپنے وطن بستی میں راہیِ ملکِ بقا ہوگئے، عمر ۸۵ کے لگ بھگ ہوگی، مرحوم علی گڑھ کے نامور تعلیم یافتہ تھے۔ برسوں یونیورسٹی کورٹ کے ممبر بھی رہے۔ اردو اور انگریزی دونوں ہی زبانوں میں تحریر و تقریر کا بڑا اچھا ملکہ تھا۔ پیشہ کے اعتبار سے ایڈووکیٹ تھے۔ اور اس میں بڑے نیک نام اور مشہور تھے۔ قومی اور ملی کاموں سے بڑا عشق تھا جس تحریک میں شامل ہوتے تھے بڑے جذبہ اور خلوص سے کام کرتے تھے۔ خلافت تحریک میں شریک ہوئے تو اس میں پیش پیش رہے پھر کانگریس میں آئے تو اس میں بھی بڑے سرگرم اور پرجوش کارکن کی حیثیت سے کام کیا، صاف گوئی اور راست گفتاری ان کا شعار تھا، مصلحت اندیشی کا ان کے صحیفہ اخلاق میں کہیں وجود نہ تھا، پبلک پلیٹ فارم ہو یا اسمبلی ہال جس کو حق سمجھتے تھے اسے برملا کہتے تھے، قید و بند کی تکلیفیں بھی اٹھائیں مگر ان کے عزم و حوصلہ میں کمی نہ آئی، عقیدہ اور عمل اور جذبہ کے اعتبار سے بڑے پکے اور سچے مسلمان تھے۔ وقت کی نزاکت اور اس کے تقاضوں کو خوب سمجھتے اور ان کے مطابق عالی حوصلگی اور عزم سے کام کرتے تھے، چنانچہ آزادی کے بعد ملک میں سیکولر نظام تعلیم اور خصوصاً

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اتر پردیش کے محکمہ تعلیم کی سوچی سمجھی پالیسی کے باعث ان کو مسلمان بچوں اور بچیوں کے ارتداد ذہنی کا خطرہ پیدا ہوا تو وہ سب کام چھوڑ چھاڑ کر اس خطرہ کا مقابلہ کرنے کے لئے ہمہ تن اس میں مصروف ہو گئے اور اس کو اپنی زندگی کا مشن بنا لیا اس سلسلہ میں انہوں نے اتر پردیش دینی تعلیم کونسل قائم کی جب یہ کونسل قائم ہوئی ہے۔ جس میں راقم بھی شریک تھا۔ حالات اس درجہ نا مساعد تھے کہ سمجھ میں ہی نہیں آتا تھا کہ اس منصوبہ میں کس طرح کامیابی ہو گی اور یہ اسکیم کیسے پروان چڑھے گی لیکن قاضی صاحب مرحوم نے اپنے مخلص اور پرجوش رفقائے کار کی امداد و اعانت کے ساتھ اس محنت اور ولولہ و عزم کے ساتھ کام کیا کہ چند برسوں میں ہی گاؤں گاؤں اور شہروں اور قصبات میں ہزاروں دینی مکتب قائم ہو گئے جن میں لاکھوں بچے اور بچیاں پرائمری کلاس تک تعلیم پا رہے ہیں۔ دینی تعلیمی کونسل کا کام صرف مکاتب قائم کرنا نہ تھا بلکہ محکمہ تعلیم کی تجویز کردہ درسی کتابوں پر کڑی نگرانی رکھنا اور ساتھ ہی مکاتب دینیہ کے اساتذہ کے لئے ٹریننگ کا انتظام کرنا اور گورنمنٹ سے دینی مکاتب کو مستند منوانا بھی تھا۔ کونسل نے یہ تینوں کام بڑی مستعدی اور بیدار مغزی سے انجام دیے، وہ گورنمنٹ کی نصاب کمیٹی کے کاموں پر کڑی نگرانی رکھتی ہے، جہاں اسے کوئی ایسی کتاب نظر آئی جو اسلامی نقطہ نظر سے قابل اعتراض ہو کونسل نے اس کی طرف فوراً توجہ کی اور اسے نکلوا کر چھوڑا۔ غرض کہ اس میں شبہ نہیں دینی تعلیمی کونسل کا قیام مرحوم کا نہایت عظیم الشان دینی کارنامہ ہے اور یقیناً اللہ تعالیٰ کے یہاں اس کا اجر جزیل ہے، وہ اخیر تک کونسل کے سکریٹری رہے ان کی وفات ایک ملی حادثہ ہے اللہ تعالیٰ انہیں کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے، آمین! (ایڈیٹر)

© rasailojaraid.com